شئون علمیہ

ایک عجیب بولنے اور گانیوالا آلہ

یورپ کے تین ماہرین کیمیا نے حال میں ہی ایک عجیب وغریب آلہ بنایا ہے جو ریڈیو اور ٹیلیفون کے قسم کی چیز ہے اور ان سے زیادہ حیرت انگیز۔ اس آلہ کا نام ووڈر (Voder) تجویز کیا گیا ہے۔ یہ آلہ بالکل انسانوں کی طرح بولتا ہے۔ اور صرف انگریزی زبان میں نہیں بلکہ تمام زبانوں میں بول سکتا ہے اور اس پر مزید یہ کہ حیوانات کی بولیوں کی نقل بھی اُتار سکتا ہے۔ بولنے کے ساتھ ساتھ یہ آلہ گاتا بھی خوب ہے۔ اس آلہ کا تجربہ سب سے پہلے شہر فیلا ڈلفیا کی مجلس فرانکلن میں علمار کیمیا کی ایک جماعت کثیر کے سامنے کیا گیا۔ یہ آلہ دو کانٹھوں (Kuots) کے ذریعہ بولتا ہے۔ اور اس کی "زبان" یا "زبانوں" پر پیانوں کی گرہوں (Knobs) کی طرح چند گرہیں چڑھی ہوئی ہوتی ہیں۔ جب ان گرہوں کو دبایا جاتا ہے تو اُن سے آواز پیدا ہوتی ہے۔ پھر آواز کو ہلکا یا بلند کرنے کے لیے نیچے کی جانب ایک تختہ سا لگا ہوتا ہے جس پر اس آلہ کو بجانے والا اپنے پاؤں رکھتا ہے اور پاؤں کی حرکت سے آواز کو تیز اور مدہم کرتا رہتا ہے۔ گرہوں کے علاوہ اس آلہ کے تمام عناصر ترکیبی اُن چیزوں کے مشابہ ہیں جن سے ٹیلیفون میں کام لیا جاتا ہے، اس آلہ کا پہلے پہل مظاہرہ کیا گیا تو اس نے شروع میں حروفِ علت (Vowels) ادا کیے پھر حاضرین مجلس میں سے کسی ایک شخص کی تجویز کے مطابق اُس نے "صبر" کا لفظ کہا۔ اس کے بعد اسی شخص نے کہا کہ اچھا اب صبر کے لفظ کے ساتھ کوئی اور لفظ ملاکر ایک جملہ بنا دو تو اس آلہ نے کہا۔ "Patience is necessary" یعنی صبر ضروری ہے اس کے بعد آلہ مختلف لوگوں کی تجویزوں کے مطابق مختلف الفاظ اور جملے بولتا رہا۔ اسی سلسلہ میں اُس نے

انگریزی زبان میں ایک جملہ کہا جو تیئیس حروف سے مرکب تھا، اور لطف یہ ہے کہ لب ولہجہ اور طریقۂ تلفظ اس قدر واضح اور صاف تھا کہ خود اس جملہ کی تجویز کرنے والا شخص بھی اس صفائی سے نہیں بول سکتا تھا۔ مظاہرہ کے ختم پر ٹیلیفون کمپنی کے صدر نے یہ کہہ کر حاضرین کو اور زیادہ متعجب کر دیا کہ آلہ نے اس مجلس میں جتنے الفاظ بولے ہیں اُن میں سے کوئی لفظ ایسا نہیں ہے جو آلہ کے جوف میں اُس کے ستونوں پر یا کسی اور چیز پر منقوش ہو۔ یہ آلہ اُن لوگوں کے لیے ازبس مفید ہے جو قوت گویائی سے بالکل محروم ہیں۔ اس آلہ کے ذریعہ وہ جو کچھ چاہیں بے تکلف بول سکتے ہیں

اس سلسلہ میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس آلہ سے جو آواز نکلتی ہے وہ بالکل انسانی آواز کی طرح ہوتی ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ آپ بعض اوقات ایک ہی جملہ بولتے ہیں لیکن لب ولہجہ اور طریقۂ ادا کے بدل جانے سے اُس کا مفہوم ہی بدل جاتا ہے۔ مثلاً آپ سادگی کے ساتھ کہیں "زید آیا" تو یہ جملہ خبریہ ہوگا۔ اور اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ زید کے آنے کی خبر دے رہے ہیں لیکن اگر اسی جملہ کو آپ ذرا "آیا" اور "ہے" پر زور دیکر ادا کریں تو یہ جملہ استفہامیہ ہو جائیگا اور اس کے معنی یہ ہونگے کہ آپ زید کی آمد کی نسبت سوال کر رہے ہیں۔ تو اس آلہ میں ایک خاص بات یہ ہے کہ وہ معنیٰ و مفہوم کے لحاظ سے کلمات اور جملوں کا طریقۂ ادا بھی بدلتا رہتا ہے۔

اس میں شبہ نہیں کہ یہ آلہ اپنی خاص نوعیت کے اعتبار سے تاریخ عالم کی ایک بالکل نئی چیز ہے، ایک نوجوان لڑکی جو یہ آلہ بجا رہی تھی وہ اپنی انگلیوں سے سپید اور سیاہ گرہوں کو دباتی جاتی تھی۔ اور آلہ سے نغمہائے شیریں نکل رہے تھے۔ آلہ کی ایک جانب میں ایک ایسا اوزار بھی لگا ہوا تھا جس پر انگلی رکھ دینے سے آواز مرد کی، یا عورت یا بچہ کی یا کسی ہوائی جہاز۔ اور یا ریل کی سی نکلنے لگتی تھی۔ پھر یہی نہیں، بلکہ اس آلہ سے بکریوں کی، گائے کی، اور دوسرے چوپایوں کی آواز بھی نکل سکتی تھی۔

قرآن مجید میں ہے:۔

یومَ تَشھَدُ علیھِم السِنَتھُم وایدیھِم قیامت کے دن مجرموں کی زبانیں، ان کے ہاتھ اور انکے
وارجُلھم بِمَا کانوا یعملون ۔ پاؤں اُنکے خلاف اُن کے اعمال کی شہادت دینگے۔

کافروں کو شبہ ہوتا تھا کہ بھلا ہاتھوں اور پیروں میں قوت گویائی کس طرح پیدا ہو سکتی ہے لیکن کیا اس آلہ کی ایجاد کے بعد بھی کسی کو اس قرآنی بیان کی تصدیق میں شبہ ہو سکتا ہے، اگر انسان ضعیف البنیان اپنی ایجاد واختراع سے لکڑی کے چند ٹکڑوں کو ایک خاص ترتیب سے مرتب کر کے اُنہیں انسان کی طرح گویا بنایا جا سکتا ہے تو خدائے احکم الحاکمین انسان کے اعضا، کو اُن کے اعمال کی شہادت کے لیے کیوں گویا نہیں کر سکتا۔ چنانچہ جب مجرمین اپنے اعضار سے کہینگے کہ تم نے ہمارے خلاف شہادت کیوں دی؟ تو وہ جواب دینگے

انطقنَا اللہُ الذی اَنطَقَ کُلَّ ہم کو اُسی خدا نے بُلوایا ہے جس نے تمام چیزوں کو
شیءٍ ۔ قوتِ نطق عطا فرمائی ہے۔

کیا عجیب بات ہے کہ خدا خود منکرین مذہب کے ہاتھوں سے وہ چیزیں ظاہر کر رہا ہے جن سے قرآن مجید کے بیان کردہ حقائق کی تصدیق وتوثیق ہوتی ہے۔

فَبِاَیِّ اٰلاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ !